REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور ۔ پاکستان

یوم ۔ چہارشنبہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ "
سہ ماہی	۶ "
ماہوار	۲½ "
فی پرچہ	۱؎

جلد ۳ | ۱۲ صلح ۱۳۲۸ ہش | ۱۱ ربیع الاول ۱۳۶۸ھ | ۱۲ جنوری ۱۹۴۹ء | نمبر ۹

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۱ ماہ صلح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت بوجہ پاؤں کے درد کے تاحال ناساز ہے۔ احباب درد دل سے حضور کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

جرمن نومسلم بھائی ہرعبدالشکور کنزا کی لاہور میں تشریف آوری

سٹیشن پر ہزاروں احباب کیطرف سے پرتپاک خیرمقدم

لاہور ۱۱ جنوری ہمارے جرمن نومسلم بھائی ہر عبدالشکور کنزا آج شام پاکستان میل کے ذریعہ کراچی سے لاہور تشریف لے آئے۔ اسٹیشن پر ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ ہزاروں اصحاب سٹیشن پلیٹ فارم پر لمبی لائن لگائے کھڑے تھے۔ اپنے نومسلم بھائی کا خیرمقدم کرتے ہوئے نعرہائے تکبیر بلند کئے اور پھولوں کے ہار گلے میں ڈالے۔ آپ نے گاڑی سے اُتر کر تمام اصحاب سے مصافحہ کیا۔ سٹیشن کے باہر عوام کے اصرار پر تلاوت قرآن مجید کے بعد آپ نے مختصر تقریر فرمائی جس میں آپ نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ ہر عبدالشکور کنزا جو جرمن فوج میں اعلیٰ فوجی افسر تھے لیبیا میں جنرل رومیل کی زیر قیادت لڑتے ہوئے گرفتار ہوئے تھے۔ وہاں سے انہیں امریکہ بھیجا گیا جہاں سے انہیں ۱۹۴۶ء کے آخر میں انگلستان لایا گیا اور قید کی پابندیاں اُٹھا دی گئیں۔ انگلستان پہنچ کر ان کا رجحان مذہب کیطرف ہوا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کے تبلیغی مرکز سے تعلق پیدا کر کے انہوں نے اسلامی لٹریچر کا مطالعہ شروع کیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت جلد انہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے قبول کرنے کی سعادت حاصل ہو گئی۔ اب ہمارے یہ مخلص بھائی جنہوں نے اپنی زندگی خدمت اسلام کیلئے وقف کر دی ہے تعلیم حاصل کرنے کیلئے یہاں تشریف لائے ہیں۔ (ہمارا نامہ نگار)

مشرقی اور مغربی بنگال کے چیف سیکرٹریوں کی کانفرنس

ڈھاکہ ۱۱ جنوری۔ گزشتہ رات مشرقی اور مغربی بنگال کے چیف سیکرٹریوں کی کانفرنس ختم ہو گئی ایک مشترکہ بیان میں بتایا گیا ہے کہ دونوں صوبوں میں اقلیتی بورڈ بنانے۔ پناہ گزینوں کی جائداد کا تبادلہ کرنے اور سرحدوں کی تعین کرنے کے مسائل کانفرنس میں زیر بحث آئے اور کانفرنس نے اس سلسلے میں ابتدائی اقدام کے طور پر اتفاق رائے سے چند فیصلے کئے۔ سرحدی وارداتوں کی روک تھام کے لئے بھی چند تجاویز منظور کی گئیں۔ گزشتہ دو ماہ کی وارداتوں سے پیدا شدہ امور سے متعلق بھی چند فیصلے کئے گئے۔ کانفرنس نے اس امر پر بھی غور کیا کہ دونوں صوبوں کے اخبارات ایک دوسرے کے خلاف پراپیگنڈا کرنا بند کر دیں۔

مغربی پنجاب میں جرائم کی رفتار

لاہور ۱۱ جنوری۔ مغربی پنجاب میں جرائم کے متعلق اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ حالات آہستگی سے مگر واضح طور پر روبہ اصلاح ہیں۔

جہاں تک سنگین جرائم کا تعلق ہے۔ اکتوبر ۱۹۴۸ء کے مہینے میں ڈکیتی کی ۱۷ وارداتیں ہوئیں اس سے پچھلے مہینے میں ایسی کل وارداتوں کی تعداد ۲۴ تھی اور اکتوبر ۱۹۴۷ء میں ۲۱۸۔ اکتوبر ۱۹۴۸ء میں قتل کی تعداد ۱۱۱ تھی۔ اس کے مقابلے میں ستمبر ۱۹۴۸ء میں یہ تعداد ۱۱۵ تھی۔ اور اکتوبر ۱۹۴۷ء میں ۳۸۰۔ ہر قسم کے جرائم کی کل تعداد ستمبر ۱۹۴۸ء میں ۵۰۱۵ تھی۔ جو اکتوبر میں ۴۸۲۱ رہ گئی۔ پولیس ہیڈ کوارٹرز میں اس کمی کی وجہ پولیس کی سخت احتیاطی تدابیر اور بیدار مغزی بتائی گئی ہے۔

فنانشل کمشنروں کے درجے

لاہور ۱۱ جنوری۔ حکومت مغربی پنجاب نے فنانشل کمشنروں کی درجہ وار اولیت اس طرح مقرر کی ہے۔

نوابزادہ سعید اللہ خاں فنانشل کمشنر (ریونیو) مسٹر اختر حسین فنانشل کمشنر (بحالیات) اور مسٹر جے۔ ڈبلیو ہرن فنانشل کمشنر (ترقیات)

شمالی چین میں اشتراکیوں کا بڑا حملہ

نانکنگ ۱۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ شمالی چین میں کمیونسٹوں نے وسیع پیمانے پر حملہ شروع کر دیا ہے۔ اور وہ سرکاری فوج کی اندرونی قلعہ بندیوں میں گھس گئے ہیں۔

وسطی محاذ کی سرکاری فوج بھی مرکز سے کٹ چکی ہے۔ طیاروں کے ذریعے بھی اب اس فوج سے رابطہ قائم نہیں رہ سکا۔

کمیونسٹوں کیخلاف اقدام

سنگاپور ۱۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ملایا کے برطانوی ہائی کمشنر نے حکم دیا ہے کہ اگر کسی جگہ کی مقامی آبادی میں سے کسی نے کمیونسٹوں کی مدد کی تو اس جگہ کی ساری آبادی کیخلاف تعزیری کارروائی عمل میں لائی جائیگی۔ اس حکم کے بعد چینی ڈاکوؤں کے وسیع گروہ کیخلاف بڑے پیمانے پر کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔

کشمیر کمشن ۱۳ جنوری کو ہند پہنچ جائے گا

لیک سکیس ۱۱ جنوری ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اتحادی اقوام کے پاکستان و ہندوستان کمشن کے ارکان ۱۳ جنوری کو برعظیم ہند پہنچ جائینگے۔ کراچی آنے سے قبل کمشن کا ایک اجلاس لندن میں منعقد ہوگا۔

سلامتی کونسل جمعرات کو مسئلہ کشمیر پر غور کرے گی۔ کمشن نے اپنی رپورٹ کل سلامتی کونسل کے سامنے پیش کر دی تھی۔ اس رپورٹ میں دہلی اور کراچی کی اس کامیاب گفت و شنید کی تفصیل بتائی گئی تھی جو استصواب رائے اور فائر بندی کے متعلق کمشن کے رکن نے سرانجام دی تھی۔ رپورٹ کے ساتھ کمشن کی رائے شماری کے متعلق قرارداد بھی شامل کر دی گئی ہے۔

کشمیر کمشن کے فوجی مشیر راولپنڈی میں

راولپنڈی ۱۱ جنوری۔ اتحادی اقوام کے پاکستان و ہندوستان کمشن کے فوجی مشیر آج صبح راولپنڈی پہنچ گئے۔ یہاں سے آپ آزاد کشمیر کے علاقہ کا دورہ کرنے کے لئے روانہ ہوں گے یہ دورہ آپ اتحادی مبصرین کو کشمیر کے مختلف علاقوں میں متعین کرنے کے سلسلے میں کر رہے ہیں۔

لندن ۱۱ جنوری۔ اس موسم سرما میں ایک درجن غوطہ خور ایک انتہائی قیمتی سونے کے خزانہ کو سمندر سے نکالنے کی کوشش کرینگے۔ ۱۹۴۰ء میں نازیوں نے آئرلینڈ کے ساحل کے شمال مغرب میں "ایمپریس آف برٹن" نامی جہاز کو غرق کر دیا تھا۔ اس جہاز کے ایک کمرہ میں کئی کروڑ مالیت کا سونا رکھا ہوا ہے۔ (اسٹار)

باشندگان آزاد کشمیر کی اقتصادی اور تعلیمی ترقی کی سکیم

راولپنڈی ۱۱ جنوری مسٹر مشتاق احمد گرمانی وزیر بے محکمہ حکومت پاکستان نے آج پھر حکومت آزاد کشمیر کی کابینہ سے تبادلہ خیالات کیا۔ آج کی ملاقات میں آزاد کشمیر کے باشندوں کی جسمانی اقتصادی اور تعلیمی ترقی کے متعلق ایک سکیم وضع کی گئی۔ آزاد کشمیر کی حکومت اس سکیم کو باقی تمام امور پر ترجیح دے گی۔ اور اسے جلد عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ آزاد کشمیر کے علاقہ میں متعدد نئی سڑکیں تعمیر کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔

ہندوستانی وفد قائداعظم کے مزار پر

کراچی ۱۱ جنوری۔ بین المملکتی کانفرنس کا اجلاس آج بھی جاری رہا۔ اور اس میں پناہ گزینوں کی جائداد کے سوال پر بحث جاری رہی۔

اجلاس کے بعد ہندوستانی وفد کے راہنما مسٹر گوپال سوامی آئینگر وفد کے دیگر ارکان کے ہمراہ قائداعظم کے مزار پر تشریف لے گئے اور وفد کی طرف سے مزار پر پھول چڑھائے۔ اس موقعہ پر ہندوستانی ہائی کمشنر متعین پاکستان بھی موجود تھے۔

شام کے پانچ بجے الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان نے اپنے دولتکدہ پر ہندوستانی ...

لندن ۱۱ جنوری توقع ہے کہ ۱۹۳۹ء کے بعد پہلی بار اس سال تمام روسی جمہوریتوں کی ایک کمیونسٹ پارٹی کانگرس منعقد کی جائے گی۔ پہلے اس کانگرس کا ہر تیسرے سال اجلاس ہوتا تھا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید ... ایل ایل بی ... پریس ... لاہور سے چھپوا کر ... لاہور سے شائع کیا

ایک گلاس پانی کی قیمت ۳/۲ روپے

لنڈن ۱۱ جنوری۔ کیپ ٹاؤن سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ طویل عرصہ سے بارش نہ ہونے اور سخت گرمی پڑنے کی وجہ سے جنوبی افریقہ کی یونین اور جنوب مغربی افریقہ کی سرحد کے قریب نوئیرکس برگ کے نزدیک پانی کا ایک گلاس ۲ روپے ۳ آنے میں فروخت ہو رہا ہے۔ وہاں عام طور سے تربوز ایک روپیہ میں فروخت ہوتا تھا۔

بہاول پور کے وزیر

بغداد الجدید (بہاولپور) ۱۱ جنوری۔ دفتر اطلاعات کے مجریہ ایک اعلانیہ میں یہ کہا گیا کہ مسٹر نبی بخش محمد حسین کو ریاست بہاولپور کے وزیر لگان اچانک اور سخت بیماری کی وجہ سے قائمقام حیثیت سے مقرر کیا گیا ہے۔ اس ریاست میں ان کی تقرری کے متعلق حال ہی میں گمراہ کن اطلاعات نشر کر رہی تھیں۔ چونکہ اب اس عہدے کے لئے مستقل انتظام زیر نظر ہے۔ اس لئے مسٹر نبی بخش محمد حسین کی خدمات جو بہر صورت عارضی نوعیت کی تھیں ختم کر دی گئی ہیں۔ (اسٹار)

دریائے فرات منجمد ہو گیا

۱۱ جنوری۔ دریائے فرات اس صدی میں دوسری بار جنوبی اناطولیہ میں ۱۲ میل تک منجمد ہو گیا ہے۔ اس سے پیشتر وہ ۱۹۱۳ء میں منجمد ہوا تھا۔ (اسٹار)

ترکی اور شام کا سرحدی نزاع

دمشق ۱۱ جنوری حال ہی میں ترکی کے سرحدی قصبہ بابغ نے میں شامی اور ترکی سرحدی افسروں کا ایک جلسہ ہوا جس میں اس نزاع پر غور و خوض کیا گیا جو سرحد کے دونوں جانب کے باشندوں کے درمیان وقوع پذیر ہوا تھا۔ اور اس نزاع کے تصفیہ کی کوشش کی گئی۔ ترکی وفد کے لیڈر نے جلسہ کے بعد کہا کہ ترکی شامی حکام کے ساتھ ہر طرح تعاون کرنے اور تمام مجرمین کی سرکوبی کرنے کے لئے تیار ہے۔ (اسٹار)

برطانیہ اور یہود کے درمیان جنگ چھڑ جانے کا امکان

برطانوی اخبارات کا انتباہ

لنڈن ۱۱ جنوری جوں جوں مشرق وسطیٰ میں کشمکش بڑھ رہی ہے مبصرین اس خیال کا اظہار کر رہے ہیں کہ برطانیہ اور اسرائیل کے درمیان جنگ چھڑ جانے کے امکانات زیادہ روشن ہوتے جا رہے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ مشرق اردن کی درخواست پر عقبہ میں فوجیں بھیجنے کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ مزید برطانوی فضائی اور بحری و بری فوجوں کی نقل و حرکت عمل میں آئے گی۔ "سنڈے ٹائمز" کے نامہ نگار مقیم قبرص کا خیال ہے کہ تمام مشرق وسطیٰ میں برطانیہ کی ہوائی اور بری فوجیں وسیع پیمانے پر حفاظتی تیاریاں کر رہی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیل کی فوجوں اور برطانوی فوجوں کے درمیان بہت جلد جنگ شروع ہو جائے گی۔ کہا جاتا ہے کہ کم از کم برطانوی لڑاکا طیاروں اور باربرداری کے جہازوں کے پانچ اسکواڈرن جنگ کے لئے بالکل تیار ہیں۔ اور ان کی توپوں میں گولے بھرے جا چکے ہیں۔

اخبار "دی پیپلز" نے انتباہ کیا ہے کہ "اسرائیل" کے ساتھ جنگ نزدیک آ رہی ہے۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ حکومت اسرائیل ایسے محبان وطن کی جماعت قرار نہیں پا سکتی جو اپنے وطن کے لئے جنگ کر رہی ہو بلکہ اس پر اشتراکی کنٹرول زیادہ سے زیادہ نمایاں ہوتا جا رہا ہے۔ روس نے اشتراکی یہودی زیادہ سے زیادہ تعداد میں روانہ کئے ہیں اور انکو اسلحہ وغیرہ بھی مہیا کیا ہے۔ اس اخبار نے دعویٰ کیا ہے کہ اسرائیل کی ہوائی فوج اور بری فوج کے بہت سے کمانڈر اور سپاہی اشتراکی ہیں اور یہ لوگ مشرقی یورپ سے آئے ہیں۔ یہ اخبار مزید رقمطراز ہے "یقین کیا جاتا ہے کہ مصر کی سرحد پر مسلسل یہودی حملوں کے احکام ماسکو سے جاری کئے گئے ہیں تاکہ معلوم کیا جائے کہ ہماری سب سے زیادہ مستحکم رسل و رسائل کی لائن سویز نہر کس قدر محفوظ ہے۔ اور ہم اس کی حفاظت کے لئے کس قدر عزم رکھتے ہیں۔"

اخبار "نیوز آف دی ورلڈ" نے شاہی ہوائیہ کے جہازوں کو گرانے کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا ہے "اس حالیہ کارروائی سے مشرق اردن اور مصر کی سرحد پر یہودیوں کے جارحانہ اقدام حد کو پہنچ گئے ہیں۔ اگر تل ابیب میں دانشمندی سے کام نہ لیا گیا تو اس کے نتائج بہت ہی خطرناک ہوں گے۔" (اسٹار)

چیکوسلواکیہ کے پادریوں کی طرف سے حکومت پر الزام

وی آنا ۱۱ جنوری۔ چیکوسلواکیہ کے پادریوں نے ایک یادداشت (میمورنڈم) شائع کیا ہے۔ اس میں انہوں نے حکومت پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ اس نے مذہب کی حفاظت کے متعلق جو وعدے کئے تھے۔ ان سے عمداً روگردانی اختیار کی جا رہی ہے۔ (اسٹار)

عرب پناہ گزین طالب علم

دمشق ۱۱ جنوری۔ دمشق کے اسکولوں اور کالجوں میں جو فلسطینی پناہ گزین عرب طلباء داخل ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد ۱۲۰۰ ہے۔ ان کی تعلیم کا خرچ وزارت تعلیم خود برداشت کر رہی ہے (اسٹار)

یمن میں کوئلہ کی کان کی دریافت

عدن ۱۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ صنعاء کے شمال میں عصر کے مقام پر ایک کوئلے کی کان کا انکشاف کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

ٹائنسن پر کمیونسٹوں کا قبضہ

نانکنگ ۱۱ جنوری۔ اطلاع مظہر ہے کہ چین کی بڑی بندرگاہ ٹائنسن پر کمیونسٹوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ یہاں کا تار گھر ٹائنسن کے لئے برقی پیغامات نہیں لے رہا ہے۔ قونصل کے نمائندے اور غیر ملکی باشندے عام طور سے شہر ہی میں رہتے ہیں (اسٹار)

ایٹمی کارخانہ کی توسیع

واشنگٹن ۱۱ جنوری۔ امریکی ایٹمی طاقت کے کمیشن کے صدر ڈیوڈ لیلاینتھل نے کل اعلان کیا۔ کہ اوک رج میں یورینیم تیار کرنے والا جو کارخانہ قائم ہے اسے کافی بڑھا دیا جائیگا۔ (اسٹار)

جرمنی میں سوئٹزرلینڈ کی طرز کی حکومت

میونچ ۱۱ جنوری۔ بویریا میں ریجنسبرگ کے مقام پر ناہمیر نامی ایک نئی سیاسی پارٹی قائم ہوئی ہے۔ اس پارٹی کا مقصد سوئٹزرلینڈ کے طرز پر جرمنی کی حکومت کا قیام ہے۔ اس پارٹی کے لیڈر ووٹرزبرگ یونیورسٹی کے ڈاکٹر الرچ نواک ہیں۔ وہ جرمنی کو بین الاقوامی سیاسیات اور عالمی سیاست سے بالکل الگ رکھنا چاہتے ہیں (اسٹار)

مصر میں برقی ریل

لنڈن ۱۱ جنوری۔ انگلش الیکٹرک کمپنی بجلی سے چلنے والی ریل کے ۱۲ ڈبے مصر روانہ کر رہی ہے اسکے علاوہ مصر کی سرکاری ریلوے کی جانب سے مندرجہ ذیل مزید آرڈر موصول ہوئے ہیں۔ پانچ پانچ ڈبوں والی نو گاڑیاں۔ ان کے ہر سرے پر ۴۰۰ ہارس پاور کا برقی انجن لگا ہوگا۔ ۵ ڈبوں والی ۱۰ ایکسپریس گاڑیاں اور تین ڈبوں والی ۱۱ گاڑیاں (اسٹار)

برلن کی ناکہ بندی کا ۲۰۰ واں دن

برلن ۱۱ جنوری۔ کل برلن کی ناکہ بندی کا ۲۰۰ واں دن تھا۔ (اسٹار)

اتحادی ثالث ڈاکٹر رالف بنچ جزیرہ روڈس روانہ ہو گئے

نیویارک ۱۱ جنوری۔ کل دوپہر اقوام متحدہ کے ثالث ڈاکٹر رالف بنچ مبصرین کے افسر اعلیٰ ولیم رائیلے اور دیگر ماہرین کے اسٹاف کے ساتھ بذریعہ ہوائی جہاز ایتھنز روانہ ہو گئے ہیں جہاں سے وہ جزیرہ روڈز چلے جائیں گے۔ منگل یا بدھ کے روز صلح کی گفت و شنید شروع (ہوگی)۔

اس دوران میں تل ابیب میں اسرائیلی دفتر خارجہ نے آج ایک خط ڈاکٹر بنچ کو لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ بحیرہ قلزم کی بندرگاہ عقبہ میں برطانوی فوجوں کی موجودگی اسرائیل کے لئے خطرے کا باعث ہے۔ خط میں درخواست کی گئی ہے کہ ثالث عقبہ میں مبصرین روانہ کریں۔ تاکہ اس بات کا یقین کیا جا سکے کہ کوئی برطانوی فوجی اسرائیل میں داخل نہ ہونے پائے۔

اسرائیل کے علاقہ سے روانہ ہونے والی پہلی برطانوی باشندوں کی پارٹی آج صبح قبرص کے ہوائی جہاز روانہ ہوئی۔ اس پارٹی میں حیفہ کے تیل صاف کرنے والے کارخانے کے دس افسر بھی شامل تھے۔ (اسٹار)

سماٹرا میں ولندیزیوں نے جارحانہ اقدام شروع کر دیا

جمہوریوں کا ایک شہر پر دوبارہ قبضہ

لنڈن ۱۱ جنوری۔ لنڈن کے انڈونیشیا کے دفتر کی طرف سے ولندیزیوں کے اس دعوے کی شدید طور پر تردید کی گئی ہے۔ کہ سماٹرا میں جارحانہ کارروائی ختم ہو گئی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے حقیقت یہ ہے کہ انڈونیشیا اور خاص طور پر سماٹرا میں جارحانہ اقدام اور لڑائی پہلے کی نسبت بہت زیادہ شدت اختیار کر گئی ہے۔ سماٹرا میں بیکولن سے ۴۵ میل شمال کی جانب کلوروپ کے شہر پر ولندیزیوں نے ۹ جنوری کو قبضہ کیا تھا۔ اس شہر کو خالی کرنے سے قبل جمہوری محافظوں نے اسکو بالکل تباہ کر دیا تھا۔ بعد ازاں جمہوری دستوں نے اس شہر پر دوبارہ حملہ کیا۔ اور ولندیزیوں کو وہاں سے نکال دیا۔ سماٹرا سے آمدہ خبروں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ مقامی لوگوں کی امداد سے جمہوری فوجیں شدید قسم کی حفاظتی کارروائی میں مصروف ہیں۔ اور ساتھ کے ساتھ جوابی حملے بھی کر رہی ہیں۔ ولندیزی جمہوری فوجوں کی مزاحمت کو ختم کرنے کے لئے سمندری فوجوں اور ہوائی جہازوں سے بہت کام لے رہے ہیں۔ [illegible]

روزنامہ الفضل

۱۲ جنوری سنہ ۴۸ء

جشنِ نوروز

آج سے کچھ اوپر چودہ سو سال پہلے ایک معمولی سے دن صحرائے عرب کے علاقہ حجاز کی ایک وادی غیر ذی زرع مکہ میں قریش کے معزز ترین قبیلہ بنی ہاشم کے ایک غریب گھرانے میں ایک بچہ پیدا ہوا جسکے باپ کا نام عبداللہ اور جس کی والدہ کا نام آمنہ تھا۔ دنیا میں یہ کوئی انوکھا واقعہ نہ تھا جس طرح عرب کے دیگر گھرانوں میں صدیوں سے بچے پیدا ہوتے آئے تھے۔ اسی طرح کا یہ بھی ایک معمولی بچہ تھا۔ اسکی پیدائش پر بھی اسی طرح کا معمولی سا اظہار مسرت کیا گیا۔ جس طرح کا اظہار مسرت دوسرے غریب گھروں کے بچوں کی پیدائش پر کیا جاتا ہے۔ بلکہ اس خاص صورت میں تو باپ پیدائش سے کچھ ماہ پہلے ہی گزر چکا تھا۔ اس لئے اس مسرت کے شیریں پیالے میں کسی قدر تلخی کی بھی آمیزش موجود ہو گئی تھی۔ یہ ماں کا پہلا اور آخری لال تھا۔ مفلسی اور یتیمی اس بچہ کی دایہ تھی۔ غریب دادا نے خوشی اور غم کے مرکب جذبات سے اس نووارد کا خیر مقدم کیا۔ اور اپنے متوفی لختِ جگر کی اس یادگار کو غنیمت سمجھا۔ اور اپنی توفیق کے مطابق نومولود کی پرورش کے ساز و سامان کر دیئے۔

اگر بنی ہاشم کے سردار عبدالمطلب کو یہ معلوم ہوتا۔ اگر بنی ہاشم کے تمام قبیلہ کو یہ معلوم ہوتا کہ اسکے بوتے یعنی اس معمولی سے بچے کے نام کے ساتھ آئندہ رہتی دنیا تک صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا جایا کرے گا۔ اگر ان کو یہ معلوم ہوتا کہ یہ نومولود دنیا کی کایا پلٹ کے رکھ دے گا۔ پرانے زمین و آسمان مٹا کر ان کی جگہ نئے زمین و آسمان پیدا کر دیگا۔ اور دنیائے جدید کا باپ کہلائے گا تو یقیناً وہ اسکی پیدائش پر اتنی خوشیاں مناتے اور اتنے شادیانے بجاتے کہ دنیا کے تمام شہنشاہوں کی پیدائش پر نہ اتنی خوشیاں منائی گئیں۔ نہ منائی جائینگی۔ نہ اتنے شادیانے بجائے گئے۔ اور نہ بجائے جائینگے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ نہ صرف بنی ہاشم بلکہ تمام عرب کے قبائل۔ نہیں ــــ بلکہ تمام دنیا اس پیدائش پر آزادیٔ دنیا کا جشن نوروز مناتی۔ کیونکہ یہ دن دنیا کی نئی زندگی کا پہلا دن تھا۔ کیونکہ یہ دنیا کی آزادی کا نوروز تھا۔ کیونکہ یہ وہ دن تھا جب اللہ تعالےٰ نے قدوسیوں کو اذن عام دے دیا تھا۔ کہ انسانوں کی دنیا میں جا کر تمام جسموں۔ تمام ذہنوں اور تمام روحوں کی زنجیروں کو کاٹ دو۔ کوئی بندھن خواہ کسی طرح کا ہو۔ جس سے انسانیت کے عروج میں روکاوٹ پیدا ہوتی ہو۔ کھول دو۔ تمام تفریقیں تمام امتیازات۔ تمام فرقہ واریاں ہموار کر دو۔ کوئی شہنشاہ نہ رہے کوئی گدا نہ رہے کوئی غلام نہ رہے۔ کوئی عورت مرد کی خواہشات نفسانی کا محض ایک آلۂ کار نہ کہلائے۔ کوئی بچی زمین میں زندہ نہ گاڑی جائے۔ کسی عورت کو مرد اپنی جائداد نہ بنائے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کی پیدا کی ہوئی نعمتوں پر اس کا بھی اپنے برابر حق تسلیم کرے۔ تمام نسلوں کو ایک نسل اور تمام وطنوں کو ایک وطن بنا دو کیونکہ آج ہم نے انسانوں کی اس دنیا میں ایک ایسا انسان پیدا کیا ہے۔ جو اخوت اور مساوات کا شہنشاہ کہلائے گا۔ جس کا لقب رحمۃ للعالمین ہو گا۔ جو ان تمام خوبیوں کا حامل ہو گا۔ جو انسانی فطرت میں ہم نے ودیعت کی ہیں۔ ہم نے آج ہادیوں کا ہادی خاتم النبیین کامل اسوۂ حسنہ دنیا میں بھیجا ہے۔ جس آفتاب کے تصور سے تمام قسم کی بت پرستیوں کے اندھیرے کانپ کانپ اٹھتے تھے۔ آج وہ چڑھ گیا ہے۔ جاؤ اور آسمان کی طرح زمین پر بھی دنیا کی آبادی کا جشن نوروز تم مناؤ۔

یہ ایسی شان کا دن تھا۔ مگر اس دن کی اس زالی شان کا نہ تو عبدالمطلب نہ عرب کے قبائل اور نہ دنیا کو علم تھا۔ انہوں نے اس بچے کی پیدائش کو بھی ایک معمولی بچے کی پیدائش خیال کیا۔ اور اسکی آمد پر بھی وہی معمولی خوشی کی رسومات ادا کیں۔ جو عام بچوں کی پیدائش پر کی جاتی ہیں۔ ان بے چاروں کو اور اس دنیا کو کیا خبر تھی۔ کہ ان کے گھر میں اس عظیم الشان انقلاب کا چشمہ پھوٹا ہے۔ جو آئندہ دنیا کی ذہنیت میں آنے والا ہے انکو اور دنیا کو کیا خبر تھی۔ کہ دنیا کی تمام مادی۔ ذہنی اور روحانی ترقیوں کا نیا دروازہ آج یہاں کھولا گیا ہے۔ انکو اور دنیا کو کیا خبر تھی کہ کتاب زندگی کا آخری اور مکمل باب آج یہاں تصنیف ہوا ہے۔ ان کو اور دنیا کو اسکی کچھ خبر نہ تھی۔ اس لئے انہوں نے اور دنیا نے دنیا کی آزادی کا کوئی جشن نوروز نہ منایا مگر پہلے آسمان پر اور پھر زمین پر نازل ہو کر خدا تعالےٰ کے فرشتوں نے وہ جشن منایا۔ کیونکہ روز ازل کے بعد یہ سب سے زیادہ مقدس اور سب سے زیادہ متبرک دن تھا۔ کیونکہ آج دنیا سے جنت الفردوس کو جانے والی تنگ ڈنڈیاں مٹا کر ایک فراخ شاہراہ تیار کر دی گئی تھی۔ اور آسمان کے فرشتوں اور دنیا کے انسانوں میں آمد و رفت کا وسیع ترین سلسلہ قائم کر دیا گیا تھا۔

عبدالمطلب عرب کے قبائل اور دنیا کی نگاہ میں یہ ایک معمولی بچہ کی پیدائش کا دن تھا۔ مگر خالق کائنات کی نگاہ میں یہ ایک معمولی بچہ کی پیدائش کا دن نہیں تھا۔ بلکہ یہ اس نور کی پیدائش کا دن تھا جس کی ایک ایک شعاع ہزاروں لاکھوں آفتابوں کا سرمایہ اپنی آغوش میں لئے ہوئے تھی۔ جس کی ایک ایک ذرا سی جھلک سے توہمات۔ رسومات اور بت پرستیوں کے تمام اندھیرے دنیا سے دور ہونے تھے یہ خیر البشر۔ سرور کائنات۔ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا میں آمد کا دن تھا۔ یہ عبداللہ کے یتیم اولین عباد اللہ آمنہ کے لال شہزادہ امن کی پیدائش کا دن تھا۔

آج سے کچھ اوپر چودہ سو سال پہلے دنیا نے اس پیدائش کو نہ جانا اس کی شان کو نہ سمجھا۔ اور صرف خدا تعالےٰ کے فرشتوں نے دنیا کی آزادی کا جشن نوروز منایا۔ لیکن اس عرصہ میں آہستہ آہستہ حقیقت کے چہرے سے راز کے پردے اٹھائے جاتے رہے ہیں۔ اور وہ دن بہت قریب آ پہنچا ہے کہ جب دنیا کے سب دانشمند اپنی عقلوں کے آئینہ میں اس چہرے کا عکس پوری طرح دیکھ لیں گے۔ اور پھر سب مل کر دنیا کی آزادی کا عظیم الشان جشن نوروز منائینگے۔

اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

چاہے یہ اختیار کر چاہے وہ اختیار کر

باغِ جہاں میں صورتِ بادِ صبا گزار کر
پھول ملے تو چوم لے خار ملے تو پیار کر

رنج ہے بیکراں تو کیا درد ہے جانستاں تو کیا
مرثیۂ خزاں کو بھی زمزمۂ بہار کر

عیش و طرب خیال ہے رنج و الم وبال ہے
جم پہ نہ اعتماد رکھ دم کا نہ اعتبار کر

گریۂ شبنمِ سحر وجہِ شگفتگیٔ گل
آنکھ کو اشکبار کر باغ کو خندہ زار کر

تیری نہیں بساط کچھ مشتِ غبار کے سوا
چاہے تو اس غبار کو شعلۂ بیقرار کر

دامنِ گردباد سے قیس بچے تو کیوں بچے
ہے یہی غیرتِ جنوں اس کو بھی تار تار کر

ایک طریق ملکِ جم۔ ایک طریق جامِ جم
چاہے یہ اختیار کر چاہے وہ اختیار کر

منوجہ

میرے اللہ کا ایک تازہ احسان!

(از مکرم جناب فقیر محمد صاحب ڈی۔ ایس۔ پی)

جناب حافظ نور الٰہی صاحب مرحوم و مغفور اُن مخلصین میں سے تھے جنہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے کلمات طیبات نے حیاتِ جاوید بخشی ہے جنہیں دین کے لئے اعلیٰ قربانی کا اعلیٰ معیار پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حافظ صاحب مرحوم کوٹ مومن ضلع سرگودہا کے رہنے والے تھے متوسط درجہ کے زمیندار تھے۔ حافظ پسر حافظ پسر حافظ قرآن تھے۔ اپنی دونوں لڑکیوں ممتاز بیگم اور ریاض بیگم جن کی عمر علی الترتیب ۱۹ اور ۱۷ سال کے قریب ہے کو قرآن کریم پڑھایا۔ اور معانی بھی سکھا دونوں مڈل پاس ہیں۔ ان کے اکلوتے بیٹے عزیز محمد خالد کو مڈل پاس کرا کر مدرسہ احمدیہ میں داخل کرایا

مرحوم بہاول نگر ریاست بہاولپور محکمہ نہر میں ہیڈ کلرک تھے۔ تہجد گذار۔ نہایت مخلص خدمت دین اور تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ قادیان کی حفاظت کے سلسلہ میں ۳۱۳ درویشوں میں شامل ہونے کے لئے ۴ ماہ رخصت حاصل کی۔ اور قادیان میں ہی وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بہشتی مقبرہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جگہ پائی۔ ایک دیانت دار اور خدمت دین کرنے والے ملازم کے پاس کیا اندوختہ ہوتا تھا۔ شاید دو ہزار تینوں بچوں کے لئے چھوڑا۔ تنخواہ موت کے ساتھ بند ہو گئی۔ زمین کی حفاظت رشتہ داروں کے حوالہ کر رکھی تھی۔ جس کو سنبھالنے کے لئے وقت درکار تھا۔

چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ ہجرت ۱۳۲۷ھ میں جو کہ ۱۵-احسان کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ حافظ صاحب کی نماز جنازہ کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

"اس طرح قادیان میں حافظ نور الٰہی صاحب وفات پا گئے ہیں ...... قادیان کی حفاظت کے لئے گئے تھے۔ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وہیں فوت ہو گئے مجھے ان کا ذکر کرتے ہوئے اُن کی وفات کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ ایک اور واقعہ کی وجہ سے رقت آگئی ہے میں سمجھتا ہوں۔ کہ ایک تو وہ لوگ ہیں۔ جو قربانی سے گریز کرتے اور بھاگتے ہیں اور ایک وہ لوگ ہیں جو قربانی میں ہی لذت محسوس کرتے ہیں۔ حافظ صاحب کا ایک ہی بچہ ہے اور وہ بھی ابھی چھوٹا ہے۔ صرف تنخواہ پر انحصار تھا۔ جو ان کی وفات کی وجہ سے جاتی رہی۔ لڑکیاں بھی بے شادی کے ہیں۔ بڑی لڑکی مجھے ملنے کے لئے آئی۔ حافظ صاحب کی بہن بھی ساتھ تھیں۔ اس نظارہ کا مجھ پر اسبب تک ... کے ... تھا کہ اُن کے حالات ایسے ہیں۔ جو گذارہ کے لحاظ سے اچھے سمجھے جا سکتے ہیں ... کا میری طبیعت پر اثر تھا۔ اور دل میں کچھ سوز پیدا ہوا۔ میں نے سمجھا کہ مجھے اس لڑکی کو اور اس کے رشتہ داروں کو تسلی دینی چاہیئے۔ لیکن اس لڑکی نے کمرہ میں داخل ہوتے ہی کہا۔ دیکھیں جی ہمارے اباجی کا کیسا اچھا انجام ہوا۔ کہ وہ خدا کی راہ میں فوت ہو گئے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہوتا ہے کہ انسان کو ایسی موت نصیب ہو۔ یہ ہمارے لئے کتنی خوشی کی بات ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے ان کا کیسا اچھا انجام کیا۔ میری طبیعت پر اس بچی کی بات کا بڑا ہی گہرا اثر پڑا۔ میں نے دیکھا کہ اُس کی آواز میں کسی قسم کا ارتعاش نہیں تھا۔ کسی قسم کا اضطراب نہیں تھا۔ جتنی دیر وہ میرے پاس رہی۔ اطمینان سے بیٹھی رہی۔ غم کا اُس پر کوئی اثر نہیں تھا۔ اُس کی پھوپھی بھی ساتھ تھی۔ پھوپھی تو شاید غیر احمدی تھی۔ اس پر اپنے بھائی کی وفات کی وجہ سے آثار غم تھے۔ لیکن لڑکی برابر اسی رنگ میں گفتگو کرتی رہی اور گھر جا کر اُس نے جو چٹھی لکھی۔ اُس میں بھی یہی لکھا۔ کہ ہماری یہ کتنی خوش قسمتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے باپ کو قادیان میں جان دینے کی توفیق دی ہے۔ یہ نمونہ ہے اُن لوگوں کے لئے جو قادیان جانے سے گھبراتے ہیں"

حضور کے خطبہ نے جو رشک حافظ صاحب مرحوم کی متقیانہ زندگی اور وفات کے متعلق پیدا کر دیا اس سے عملی راہ نکلنے اور اس مخلص خاندان سے رابطہ قائم کرنے کی شدید خواہش پیدا ہو گئی۔ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے میری درخواست پر خود تحریک فرما کر ۲۷ دسمبر کو عزیزہ ممتاز بیگم کے ساتھ میرے نکاح کا اعلان فرمایا۔ عزیزہ ممتاز بیگم صاحبہ پر بھی اِن کے والد مرحوم و مغفور کی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت صاحب کی نظر رحم و شفقت ہے۔ اور اب نکاح کے بعد حضور نے علاوہ دعاؤں کے جیب خاص سے ایک گرانقدر رقم جہیز وغیرہ کے لئے عطا فرمائی ہے۔ اللّٰھم بارک لنا فیہ

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ خاکسار کے گناہ معاف فرمائے۔ اور میری کمزوریوں سے درگذر فرماتے ہوئے اپنے عفو و کرم فضل اور قدرت سے خاکسار کو عین اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

دعائے مغفرت

میاں محمد عامل صاحب دلیر مولوی محمد عارف صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۸ء کو وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ ... ایک ... اپنے پیچھے چھوڑ ... احباب مرحومہ ... کے لئے دعائے مغفرت ... اور بچے ... کے خادم ہونے کی دعا کریں اللہ ناصر ہو۔

(خادم محمد ابراہیم دفتر بیجر الفضل)

تاجر و صنّاع احباب اور اُن کا فرض

(از مکرم جناب محمد رفیق صاحب نائب وکیل الصنعت)

انسانی اعمال کے لئے ایک مقصد کا ہونا ضروری ہے۔ کوئی انسان ادنیٰ سے ادنیٰ حرکت بھی نہیں کر سکتا جب تک کہ اُس کے سامنے کوئی مقصد نہ ہو۔ اگر وہ چلتا ہے۔ تو اُس کا کوئی مقصد ہوتا ہے۔ اگر وہ بیٹھتا ہے۔ تو اُس کا کوئی مقصد ہوتا ہے۔ اگر وہ لیٹتا ہے تو اُس کا کوئی مقصد ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر وہ اپنے کسی اعضاء کو ہلکی سی حرکت بھی دیتا ہے۔ تو بھی اُس کا کوئی مقصد ہوتا ہے۔ لہٰذا انسانی زندگی کے لئے ضروری ہے کہ اس کا کوئی مقصد ہو۔ یعنی اُس کی زندگی کی حرکات اسی مقصد کو حاصل کرنے کی غرض سے ہوں۔

ہم نے اس امر کو تسلیم کر لیا ہے۔ کہ زندگی کا بہترین مقصد اسلام ہے۔ اس وقت دنیا نے انسانی زندگی کا مقصد معین کرنے میں تمام تجارب ختم کر لئے ہیں اور اپنے تجویز کئے ہوئے مقاصد کا انجام بھی دیکھ لیا ہے چنانچہ اب دنیا کے لئے انسانی زندگی کا اسلام کے سوا اور کوئی مقصد نہیں۔ اور اب اس خدا تعالیٰ کے قائم کردہ مقصد کی بہتری ثابت کرنے کا وقت آگیا ہے۔

جہاں انسانی زندگی کا ایک مقصد ہونا ضروری ہے۔ وہاں یہ بھی ہونا ضروری ہے۔ کہ حصول مقصد کے لئے صحیح جد و جہد کی جائے۔ اسلام چونکہ ہر شعبہ زندگی سے متعلق اپنی مستقل تعلیمات رکھتا ہے۔ لہٰذا ایک محبّ اسلام کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے پسندیدہ شعبۂ زندگی میں اسلامی تعلیمات کو مشعل راہ بنا کر آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ مبلغ اعلائے کلمۃ الحق میں آگے بڑھے۔ عالم۔ اسلامی علوم کے پھیلانے میں آگے بڑھے۔ تاجر تجارت میں آگے بڑھے اور صناع صنعت کے فروغ دینے میں آگے بڑھے۔ ایک مومن خدا تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوئے ظاہری اسباب سے پورا فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ اسلام بندۂ اسباب بننے سے منع کرتا ہے۔ مگر بندۂ خدا ہوتے ہوئے ظاہری اسباب سے کام لینے کو منع نہیں کرتا۔ لہٰذا ہمیں ظاہری اسباب سے پورا فائدہ اُٹھاتے ہوئے ترقی کی طرف قدم بڑھانا چاہیئے۔

موجودہ دور میں ملکوں کی ترقی کی بنیاد ظاہری اسباب کے لحاظ سے تجارتی اور صنعتی ترقی پر ہے جس ملک نے تجارت و صنعت کو فروغ دیا۔ وہ دوسروں سے آگے بڑھ گیا۔ برطانیہ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ مگر تجارت و صنعت کے بل بوتہ پر اُس نے گویا ساری دنیا پر حکومت کی ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ لوگوں کو پاکستان جیسا وسیع ملک دیا ہے۔ اسلامی ممالک میں آپ ہی کا ملک سب سے بڑا ہے۔ اسلامی دنیا کی نظریں آپ پر ہیں۔ ... تجارت و صنعت کے وسیع ذرائع موجود ہیں۔ ... آپ لوگوں کی محنت اور استقلال کا کام ہے ... ذرائع سے کام لیکر تجارت و صنعت کے میدان میں دنیا سے آگے نکل جانے کی کوشش کریں

کسی ملک میں تجارت و صنعت کی ترقی کا انحصار اُس کے تجارتی اور صنعتی اداروں کی مضبوطی پر ہے اور مضبوطی اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ کہ اہل تجارت و صنعت آپس میں تعاون کریں۔ قرآن حکیم نے اسی امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تعاونوا علی البرّ والتقویٰ۔ پس اس ارشاد کے مطابق ہمیں چاہیئے۔ کہ نیک امر میں باہمی تعاون سے کام کریں۔ اور واقعات نے بھی یہ امر ثابت کر دیا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں وہی قومیں آگے بڑھی ہیں۔ جنہوں نے باہمی تعاون سے کام لیا ہے۔ میں تمام اہل تجارت و صنعت کو قرآنی ارشاد کی طرف توجہ دلا کر کہتا ہوں۔ کہ اگر اُن کو ترقی کی طرف قدم اُٹھانا ہے۔ اگر اُن کو اسلام کی ترقی میں اپنا نام لکھے جانے کی سعادت حاصل کرنی ہے تو باہمی تعاون حاصل کریں۔

بموجب منشاء حضور ایدہ اللہ اس اہم جماعتی ضرورت کے پیش نظر جماعت میں تجارتی و صنعتی تعاون کی روح قائم کرنے کے لئے ایک صنعتی و تجارتی ادارہ قائم کیا جا رہا ہے۔ تا جماعت کے تجارتی و صنعتی لوگ اس ادارہ کے ذریعہ تنظیم حاصل کریں۔ اور باہمی مدد اور تعاون سے ایک دوسرے کے تجارب اور علم سے فائدہ اُٹھا کر ترقی کر سکیں۔ جملہ تجارتی و صنعتی اصحاب کا فرض ہے کہ وہ اس ادارہ میں شامل ہوں۔ تا احمدیت اور اسلام کی ترقی میں حصہ دار بن سکیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جو لوگ بنی نوع انسان کو بلند کرنے کے لئے کچھ کام کرتے ہیں۔ تاریخ انہیں سب سے بلند مقام دیا کرتی ہے۔

اس ادارے کے سامنے کام تو بہت بڑا ہے۔ اور وقت بہت کم ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ احباب جلد از جلد اس میں شامل ہو جائیں۔ جتنی جلدی شمولیت کی جائے گی۔ اتنی ہی جلد اجتماعی فائدہ حاصل کیا جا سکے گا اہل تجارت و صنعت اپنی درخواستیں دفتر وکیل الصنعت جودھامل بلڈنگ لاہور میں بھجوا کر ادارہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۴۸ء صفحہ ۶ پر زیر عنوان "ہماری تبلیغی جد و جہد" غلطی سے صوبہ بہار۔ ۲۰ بیعتوں کے سامنے اختر علی صاحب پھاگلپوری کا نام شائع ہو گیا ہے۔ اس کی بجائے۔ و تقیض بذریعہ دورہ سید وزارت حسین صاحب پراونشل امیر و مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ اور قریشی افتخار احمد صاحب مبلغ کے نام درج کر لئے جائیں۔

(انچارج بیعت)

شمالی نائیجیریا میں تبلیغ اسلام

کٹسینہ شہر کا تبلیغی دورہ

از مکرم جناب نور محمد نسیم سیفی صاحب مبلغ نائیجیریا

شمالی صوبہ جات کا علاقہ اتنا بڑا اور وسیع ہے کہ نصف سے زائد نائیجیریا اس میں شامل ہے جس میں سوائے دو صوبوں کے باقی سب مسلمانوں کی زیر امارت ہیں۔ مسلمان حکمرانوں کو یہاں پر اسلامی طریق کے مطابق امیر کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ مثلاً امیر کانو و امیر کٹسینہ۔ یوروپین اقوام کے آنے سے پیشتر یہ لوگ زبردست اسلامی بادشاہ تھے۔ میں ابھی تک ان تمام علاقوں کا مکمل دورہ نہیں کر سکا۔ لیکن کوشش کرتا ہوں کہ ہر دفعہ نئے مقام میں احمدیت کا پیغام پہونچاؤں۔ چنانچہ ۱۱ فروری ۱۹۴۸ء کو صوبہ کٹسینہ کے صدر مقام کٹسینہ شہر کے تبلیغی دورہ کے لئے روانہ ہوا۔ میرے مقامی ہیڈ کوارٹر زاریہ سے کٹسینہ دو سو میل جنوب مشرق میں ہے۔ کانو تک ریل کا سفر ہے وہاں سے ۱۰۸ میل لاری کا سفر ہے۔

کانو میں تبلیغی مصروفیات

پہلے کانو میں ایک ہفتہ ٹھہرا۔ اس عرصہ میں لاء سکول کا (المدرسۃ الشرعیۃ الکبریٰ) کے سوڈانی پرنسپل اور پروفیسر صاحبان سے ملا۔ کانو کے امیر نے ان دونوں کی خدمات اس اسلامی درس گاہ کے لئے حاصل کی ہیں اور فی الحقیقت یہ دونو لائق اصحاب اس درسگاہ کو ماڈرن طریق سے باحسن چلا رہے ہیں۔ اس میں طلباء کو مالکی فقہ کے مطابق قاضی بننے کی تعلیم دلائی جاتی ہے۔ سارے نائجیریا میں اس قسم کا صرف یہی ایک سکول ہے۔ تمام صوبوں سے بحصہ رسدی طلباء تعلیم حاصل کرنے آتے ہیں۔ گورنمنٹ طلباء کے تمام اخراجات خوراک و لباس کی ذمہ دار ہے ان دونو اصحاب سے ملاقات کے علاوہ متعدد طلباء سے ملا۔ اور ان میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ یہاں کے تمام طلباء فصیح عربی بولتے ہیں۔ اس سکول کے ایک طالب علم سے باقاعدہ میری خط و کتابت ہے جس کے ذریعہ میں وقتاً فوقتاً طلباء کو احمدیہ لٹریچر بھجواتا رہتا ہوں۔

اس کے علاوہ المدرسۃ الشرعیۃ الصغریٰ اور سنٹرل ایلمنٹری سکول وغیرہ درس گاہوں میں گیا اساتذہ سے ملا۔ اور تمام کلاسوں میں گیا انگریزی عربی لٹریچر تقسیم کئے

سب سے بڑے مسلم تاجر سے ملاقات

کانو میں ایک بہت بڑا مسلمان تاجر الحسن ڈنٹاٹا ہے جو مسلمانان نائیجیریا کے تمام تاجروں میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ ایک دن میں اس کی ملاقات کے لئے اس کے آفس میں گیا میں اپنے ذہن میں ہاؤسا مسلمانوں کے رواج کے مطابق اسے نہایت شاندار ریشمی لباس میں ملبوس تصور کئے ہوئے تھا۔ اسلئے جب میں اس کے دفتر میں گیا۔ تو خود اسی سے دریافت کرنا شروع کیا کہ الحسن ڈنٹاٹا کہاں ہے۔ اس کے کلرک نے جو خود اس کا لڑکا ہی ہے بتایا کہ یہی وہ صاحب ہیں جن سے آپ ملاقات کرنے آئے ہیں۔ کیونکہ آجکل مونگ پھلی کی تجارت کا موسم ہے وہ بہت مصروف تھا۔ میں نے اختصار سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق بتانا شروع کیا۔ جس سے اسے خاص دلچسپی پیدا ہوئی۔ دجال وغیرہ کے متعلق اس نے کھلے الفاظ میں اقرار کیا کہ جو تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتائی ہے وہی احادیث کا مطلب ہے۔ باوجود انتہائی مصروفیات کے وہ برابر پون گھنٹہ تک سنتا رہا۔ دوبارہ بھی آنے کی تاکید کی۔

ٹمبکٹو کے چیف کو پیغام احمدیت

کچھ عرصہ سے ٹمبکٹو کے علاقہ کے ایک بڑے مسلم چیف (امیر محمد علی ابن طاہر) کانو میں آئے ہوئے تھے وہ مع اہل و عیال اسلامی ممالک کی سیاحت کے لئے جا رہے ہیں۔ پہلے بھی میں ایک دفعہ خاص طور پر زاریہ سے انہیں پیغام احمدیت پہونچانے کے لئے تین دن کے لئے کانو آیا تھا اور تبلیغ سلسلہ کے علاوہ انہیں عربی لٹریچر دیا جو انہوں نے اپنے وطن بھجوا دیا ہے۔ اس دفعہ میں جب کانو آیا تو معلوم ہوا کہ وہ ابھی تک یہیں ہیں وہ یہاں امیر کانو کے مہمان ہیں۔ چنانچہ دو دن متواتر ان کی قیام گاہ پر گیا۔ احمدیت کے مسائل کا اس پر خاص اثر ہے مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ دوران گفتگو میں میں نے اسے بتایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالے نے مسلمانوں کے لئے ترقیات کا وعدہ اور لائن بچپن سے اور غیر مسلموں سے ترقیات کا وعدہ اور لائن پر ہے۔ غیر مسلم اللہ تعالے کو چھوڑ کر بھی دنیاوی ترقیات حاصل کر سکتے لیکن مسلمان اللہ تعالے کو چھوڑ کر نہ دینی اور نہ ہی دنیاوی کسی قسم کی ترقیات بھی حاصل نہیں کر سکتے یہی وجہ ہے کہ جب سے مسلمان یوروپین اقوام کے نقش قدم پر چلنے لگے ہیں ... سے وہ تمام ترقیات حاصل کریں گے۔ ہمیشہ محروم ... دکھاتے ہیں اور ناکام واپس ہوتے ہیں۔ اس کا اس پر ایسا گہرا اثر ہوا کہ تقریباً نصف گھنٹہ تک وہ داد دیتا رہا۔ بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب کا مطالبہ کرتا تھا۔ جو افسوس کہ میرے پاس موجود نہیں۔ دوران گفتگو میں معلوم ہوا کہ وہ عدن جانے کا بھی ارادہ رکھتے ہیں۔ جس پر میں نے اسے پاکستان جانے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات کی ترغیب دی۔ وہ خود بھی حضور کی ملاقات کا بہت شوق رکھتا ہے۔ کیونکہ ایک دفعہ میں نے احمدیہ البم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے فوٹو دکھائے تو اسی وقت سے اس میں ایک عشق کی سی کیفیت پیدا ہو گئی۔ فوٹو دیکھتے ہی پکار اٹھا کہ بلاشبہ یہ نہایت متقی انسان ہیں۔ وہ اپنے ساتھ اتنے نوکر اور خدام لایا ہوا ہے کہ میں نے تعجب سے اس کا سبب دریافت کیا۔ اس نے بتایا کہ آجکل برٹش اور دوسرے علاقوں میں فرنچ روپیہ کی کچھ بھی قیمت نہیں رہی اور کیونکہ اس کے پاس صرف فرنچ نقدی ہی ہے۔ اگر وہ اس کا تبادلہ برٹش روپیہ سے کرے تو اسے پانچواں حصہ بھی نہ مل سکیگا۔ اسلئے اس نے یہ سکیم بنائی ہے کہ وہ فرنچ علاقہ سے گائے بیل اونٹ اور بکریاں مزید گراں خدام کے ذریعہ برٹش سوڈان میں فروخت کرے۔ تاکہ اسے اپنی اصل رقم حاصل ہو سکے۔

دوران قیام کانو میں تمام مقامی احمدی اصحاب سے فرداً فرداً ملا۔ مغرب اور عشاء کے درمیان مسجد احمدیہ میں تعلیمی اور تربیتی لیکچر دیتا رہا۔ کانو کی احمدیہ جماعت بفضل خدا نائجیریا کی تمام جماعتوں میں ممتاز ہے۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ خصوصاً یہاں کے سیکرٹری مسٹر حسین منٹو نہایت تندہی سے اور اخلاص سے خدمات سلسلہ بجا لا رہے ہیں۔ اللہ تعالے انہیں جزائے خیر دے۔

کٹسینہ کی روانگی اور تبلیغ

کانو میں ایک مہینہ قیام کے بعد کٹسینہ کے لئے بذریعہ لاری روانہ ہوا رات کے آٹھ بجے وہاں پہنچا اگرچہ احتیاطاً میں نے وہاں کے امیر کو اپنے آنے کی اطلاع بھجوا دی تھی لیکن امیر کے گھر پر پہنچنے سے معلوم ہوا کہ وہ دورہ پر گئے ہوئے ہیں۔ کوئی ذمہ دار شخص وہاں نہ مل سکا جو رہائش کا انتظام کر سکے اور اندھیرا اتنا تھا۔ کہ سوائے آواز کے آدمی کی شکل نظر نہ آتی تھی۔ کیونکہ چند دنوں سے بجلی کا تمام نظام خراب ہو چکا تھا۔ خیر اب تو ہم اس قسم کی زندگی کے عادی ہو چکے ہیں۔ اسلئے کوئی گھبراہٹ نہ ہوئی۔ زاریہ سے چلنے سے پیشتر میں نے یہاں کے بعض اصحاب کے پتہ جات معلوم کر کے نوٹ کئے ہوئے تھے۔ چنانچہ ان میں سے ایک کے ہاں بن بلائے مہمان کے طور پر چلا گیا۔ وہ نہایت عزت اور احترام سے پیش آئے ایک رات ان کے ہاں ٹھہرا۔ دوسری صبح کو امیر کے مجلس ... قائم مقام پولیس میں افسر اعلے مجسٹریٹ سے ملا۔ انہوں نے رہائش کا بندوبست کیا۔ ایک دن بعد امیر صاحب تشریف لائے ان سے ملاقات ہوئی۔ وہ نہایت عزت اور احترام سے پیش آئے۔ لیکچر سنے مقامی دفاتر و کورٹ ہائی اور درسگاہیں دیکھنے کی اجازت دی چنانچہ تمام مرکزی دفاتر خزانہ۔ عدالت و کورٹ میں وغیرہ دیکھیں۔ تمام کلرکوں اور کارکنوں سے واقفیت حاصل ہوئی۔

لیکچر:- میں نے ملاقات کے دوران میں امیر صاحب سے دریافت کیا کہ وہ کس مضمون پر تقریر کرانا چاہتے ہیں۔ تو انہوں نے لوگوں میں عربی تعلیم کے متعلق ترغیب دلانے کی خواہش ظاہر کی۔ جس پر میں نے مڈل سکول کے وسیع احاطہ میں عربی ام الالسنہ اور قرآن کریم کے فضائل پر تقریر کی۔ تمام اساتذہ اور طلباء سکول کے علاوہ شہر کے متعدد تعلیم یافتہ اصحاب شامل ہوئے۔ چار سو کے قریب حاضری تھی۔ کیونکہ تمام حاضرین انگلش جانتے تھے اسلئے ترجمان کی ضرورت پیدا نہ ہوئی۔ لیکچر کے اختتام پر حاضرین میں سے متعدد اصحاب نے سوالات دریافت کئے۔ بس ہر ہر کلاس میں ہی مزید تبلیغ کے مواقع میسر آئے۔ ان درسگاہوں سے فارغ ہو کر میں ایلیمنٹری ٹریننگ سنٹر میں گیا۔ یہاں پر ایلیمنٹری سکولوں کے لئے اساتذہ تیار کئے جاتے ہیں نائجیریا میں اس قسم کے صرف دو ٹریننگ سنٹر ہیں۔ یہاں کا یوروپین انچارج ابھی حال ہی میں ہندوستان سے آیا ہے اس لئے قدرتی طور پر اس نے خاص دلچسپی لی۔ میری درخواست پر اپنے ہاں لیکچر کرنے کی اجازت دی۔ جس پر دوسرے دن اس سنٹر کے لائبریری روم میں سوانح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر دو گھنٹے تقریر کی۔ ایک سو افراد کی حاضری تھی جو سب کے سب اعلے تعلیم یافتہ تھے۔

ملاقات کے دوران میں اس یوروپین پرنسپل نے خاص طور پر اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ کیونکہ وہ یوروپ میں اشاعت اسلام کے متعلق تفصیلات وغیرہ دریافت کرنا چاہتا تھا۔ میں نے جب گھر کا پتہ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ شہر سے کوئی چار میل کے فاصلہ پر اس کا گھر ہے۔ اس کا خیال تھا کہ جیسے یوروپین پادری سپیشل کاروں پر سفر کرتے ہیں میں بھی کسی اسی قسم کی کار میں ہی یہاں آیا ہوں۔ میں نے اسے بتایا کہ بالفعل تو ہم ہی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے سچے پیرو ہیں کہ سواری جوتی پیدل اور عصا کے ... دستیاب ... ہے۔ جس پر وہ ... کہنے لگا کہ

Oh you are just on Round Foot

اس نے خود اپنی کار پر لے جانے اور واپس لے آنے کا وعدہ کیا۔ شام کے چار بجے وہ وقت مقررہ پر آیا اور اپنے گھر لے گیا۔ متعدد مسائل پر گفتگو ہوئی۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ ہندوستان میں اس نے کن کن مقامات کی سیر کی ہے۔ خدا کی قدرت اس نے سب سے پہلے کشمیر اور سرینگر کا نام لیا۔ میں نے پوچھا کہ اس نے سرینگر میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی ہے۔ جس پر وہ حیران سا ہو گیا۔ میں نے قبر مسیح اور کشمیریوں کے یہودی الاصل اور گمشدہ دس یہودی قبائل کی اولاد ہونے کے متعلق تفصیل سے بیان کیا۔ اس مضمون کے متعلق اس کی سٹڈی نہیں تھی نیز یورپ میں اشاعت اسلام کی تفاصیل بتائیں۔ غرضیکہ یہ ایک گھنٹہ جو میں اس کے پاس رہا نہایت دلچسپی سے گذرا۔

انفرادی ملاقاتیں:۔ امیر صاحب سے ملاقات کے علاوہ اس کے وزیر صاحب کونسل کے دیگر ممبران چیف القاضی۔ نائب القاضی اور دیگر معززین شہر سے ملا اور حسب موقعہ و محل احمدیہ مسائل بتائے۔ جیبوتی کی متعدد احباب خاکسار کی قیام گاہ پر ملنے آئے خصوصاً عصر سے رات کے دس دس بجے تک لگاتار لوگ آتے اور مسائل دریافت کرتے۔

ایک لطیفہ:۔ یہاں ایک عجیب لطیفہ ہوا۔ وہ یہ کہ ابھی ایک سال پہلے ہی یہاں ایک دو دن کے لئے نائیجیریا کے سابق امیر جماعت محترم جناب الحاج حکیم فضل الرحمٰن صاحب تشریف لائے تھے۔ اب وہ ماشاء اللہ عمر میں پختہ۔ میں ان کے مقابلہ میں ایسے ہی جیسے لڑکا باپ کے مقابلہ میں۔ اور لباس میں بھی پوری مشابہت۔ اس لئے میرے جانے پر وہاں مشہور ہو گیا کہ الحاج حکیم صاحب کا لڑکا آیا ہے اور فی الحقیقت ہمارے تعلقات آپس میں ایسے ہی ہیں جیسے باپ اور بیٹے کے۔ مجھے اس خبر کے پھیلنے پر بہت ہی فائدہ رہا۔ وہ جو پہلے جانے والے کو اجنبیت ہوتی ہے اور تعارف کی ضرورت ہوتی ہے اس کی بالکل ضرورت ہی نہ رہی۔

ہمارے اسلامی لباس کو دیکھ کر عوام خیال کرتے ہیں کہ شاید ہم انگریزی زبان سے بالکل بے بہرہ ہیں۔ اس لئے بارہا ایسا ہوا کہ عربی کے دوران میں جب کبھی کسی سے انگریزی میں بات کرنے کا اتفاق ہوتا ہے تو لوگ نہایت تعجب کا اظہار کرتے ہیں۔

کٹسینہ بہت پرانا شہر ہے اور صدیوں سے اسلامی بادشاہوں کا صدر مقام رہا ہے۔ شہر قلعہ نما ہے۔ چاروں طرف بلند کچی دیوار فصیل کا کام دیتی ہے جو اب دیرینہ ہونے کے باعث جگہ جگہ سے شکستہ ہو رہی ہے۔ تاہم فصیل کے دروازے گذشتہ شان و شوکت کی یاد دلاتے ہیں۔ شہر کا جو حصہ امیر اور اس کے رشتہ داروں کے گھروں پر مشتمل ہے۔ کم از کم ایک میل ایریا میں اس کے گھر ہوں گے۔ اور کوئی پانچسو خاندان اس میں رہائش رکھتے ہیں۔ یہ شہر قدیم سے تعلیم کے لئے مشہور رہا ہے۔ موجودہ امیر کے والد نے

اپنے پاس سے شہر کے سنٹر میں نہایت عالیشان پختہ اور وسیع جامع مسجد بنوائی ہوئی ہے۔ کانو سے اب پختہ سڑک کٹسینہ کے لئے بن رہی ہے۔ چالیس میل تک بن چکی ہے۔ بقیہ زیر تعمیر ہے۔ کٹسینہ سے تین میل پر انگریزی علاقہ ختم ہو کر فرانسیسی علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔

پورا ایک مہینہ قیام کے بعد میں واپس کانو آیا۔ واپسی سے پیشتر امیر سے الوداعی ملاقات کی اور اس موجودہ ترقی پر اسے مبارکباد دی۔ یہ امیر صاحب ابھی حال ہی میں لندن میں منعقدہ افریقن کانفرنس کے سلسلہ میں انگلینڈ ہو کر آئے ہیں۔ انگلینڈ میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا ان پر خاص اثر ہے۔ مشہور ہے کہ بادشاہ کے اخلاق کا اثر رعایا پر پڑتا ہے جس کی جھلک میں نے نمایاں طور پر یہاں محسوس کی۔ یہاں کے امیر نہایت خوش طبع اور بے تکلف واقع ہوئے ہیں۔ میں نے جب بھی کسی مقامی عہدیدار سے ملاقات کی تو اسے اسی رنگ میں رنگین پایا۔ علماء بھی تعصب سے خالی پائے گئے۔

ایک خاص بدعت اور اس کے ازالہ کی طرف توجہ

یوں تو سارے نارتھ کے ہاؤسا مسلمان آجکل سگریٹ نوشی کے بہت شوقین ہو رہے ہیں اور سوائے مالی مجبوریوں کے ملک کی اکثریت اس قبیح عادت میں گرفتار ہے۔ لیکن کٹسینہ میں یہ فیشن انتہائی زور پر ہے۔ امیر سے لے کر دفتروں کے چپڑاسی تک اس میں مبتلا ہیں۔ دفتروں میں بھی اسی کا دور چلتا ہے۔ یہانتک کہ مسلمان اساتذہ پڑھانے کے دوران میں سگریٹ کا آزادانہ استعمال کرتے ہیں۔ اور مجھے یہ دیکھ کر بہت ہی افسوس ہوا۔ کہ قرآن کریم پڑھانے والا استاد قرآن کریم کا سبق دے رہا ہے اور ساتھ ساتھ سگریٹ بھی نوش کر رہا ہے۔ چنانچہ مجھ سے رہا نہ گیا اور امیر کو آخری ملاقات کے دوران میں اس قسم کی عادت کے ازالہ کی طرف پرزور توجہ دلائی۔ اور مشہور مقولہ الناس علیٰ دین ملوکہم پیش کر کے اس سے اس معاملہ میں ان کا اپنا ذاتی نمونہ پیش کرنے کی درخواست کی جس سے نہ صرف مذہبی اور اخلاقی فوائد حاصل ہو سکیں گے بلکہ ملک کی مالی حالت بھی سدھر جائے گی۔ اور بتایا کہ آپ کا یہ کارنامہ نسل در نسل بطور یادگار رہے گا۔ اس نے نہایت سنجیدگی سے اس کے ازالہ کا وعدہ کیا۔

سگریٹ کے جائز اور ناجائز ہونے کے متعلق متعدد علماء و اساتذہ مدارس اور طلباء نے دریافت کرنے۔ اور خصوصاً دو دلیلوں کو پسند کرتے ایک تو حرمت شراب کے بارے میں ارشاد خداوندی اثمہما اکبر من نفعہما جبکہ وہ تمباکو نوشی کا کوئی بھی معقول فائدہ نہیں بتا سکے۔ دوسرے اس حدیث کا استدلال جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کچے پیاز اور مولی وغیرہ چیزیں کھا کر مساجد میں آنے کی ممانعت فرمائی ہے جبکہ سگریٹ اور تمباکو وغیرہ کی بو یقیناً پیاز وغیرہ سے بھی زیادہ ناقابل برداشت ہے۔

غرضیکہ اس تبلیغی دورہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۴

۴ خاص کامیابی عطا فرمائی شہر کے خصوصاً علمی حلقہ میں احمدیت کا بہت چرچا ہوا۔ مڈل سکول اور ایلیمنٹری ٹریننگ سنٹر والوں نے اپنی مقامی لائبریریوں کیلئے سلسلہ کی بعض کتب خریدیں۔ مقامی ریڈنگ روم میں رسائل مسلم سن رائز وغیرہ تحفۃً پیش کئے۔

بالآخر حضرت امیر المومنین سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تمام بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے کامیابی کے لئے پرزور عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

الفضل کے خریداروں کی خدمت میں ضروری عرض

ڈاکخانہ میں کئی دنوں سے وی، پی فارم ختم ہیں۔ اس وجہ سے وی، پی آجکل رُکے ہوئے ہیں اس کے متعلق نہایت ادب کے ساتھ گذارش ہے کہ احباب وی، پی کی انتظار نہ فرمائیں۔ اور قیمت اخبار سالانہ (۲۱ روپے) یا ششماہی (گیارہ روپے) یا سہ ماہی (چھ روپے) بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ رقم منی آرڈر کے ذریعہ بھجوانے سے وی، پی آنے جانے کا وقت، اور وی، پی کے اخراجات بچ جاتے ہیں۔ نئے خریداروں کے لئے اس میں بہت سہولت ہوگی۔

منی آرڈر کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ رقم الفضل کے امداد فنڈ میں جمع ہو جائے گی۔ ہر خریدار اپنی چٹ پر اپنا نمبر خریداری ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

مینجر الفضل

عرب مہاجرین کے لئے امداد

(ولیم بینکس کے قلم سے)

لنڈن ۱۱ر جنوری جنگ کی سب سے بڑی مصیبت ان بے گناہ شہریوں پر پڑتی ہے جو اچانک لڑائی کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔ اور انہیں گھر بار چھوڑ کر بھاگنا پڑتا ہے۔ فلسطین میں بھی یہی ہوا۔ عرب آبادی کا تین چوتھائی حصہ دونوں طرف سے بڑھتی ہوئی فوجوں سے گھبرا کر بھاگ اٹھا۔ کچھ لوگ ایک آدھ چیز لے گئے لیکن بالکل بے سروسامانی کی حالت میں بھاگے گئے اور آج ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ساڑھے سات لاکھ انسانی ڈھانچے بے رحم صحراؤں اور آس پاس کے عرب ملکوں کے بے فاقی پہاڑوں کے گرد سردی، بھوک اور بیماری سے موت کا شکار ہو رہے ہیں۔

مجلس اقوام کی جنرل اسمبلی نے اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے اور برطانوی وفد کی تجویز پر ایک قرارداد منظور کی جس میں بڑے بڑے ملکوں سے کہا گیا کہ وہ فلسطینی مہاجرین کی امداد کے لئے دو کروڑ پچانوے لاکھ ڈالر کی رقم دیں۔ یہ قرارداد ۱۹ نومبر کو منظور کی گئی۔ لیکن اس سے پہلے ان بدنصیب لوگوں میں کئی موتیں ہو چکی تھیں۔ بہرحال اس قرارداد کی منظوری سے ثابت ہوتا ہے کہ مہذب دنیا کو ان لوگوں کی بُری حالت کا احساس ہے۔ اور زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس قرارداد کے ماتحت کوئی ایسا قدم اٹھایا جائے جس کی محسوس قیمت ہو۔

برطانوی مندوب نے اس قرارداد پر فوری عمل کے لئے زور دیتے ہوئے اپنی اس پیشکش کو دہرایا کہ حکومت برطانیہ اس شرط پر دس لاکھ پونڈ دینے کو تیار ہے کہ دوسری قومیں بھی ایک متناسب رقم پیش کریں۔ اس سے برطانیہ نے ظاہر کر دیا کہ مسئلہ فلسطین کو حل کرنے کے کام میں خواہ کتنی ہی سیاسی دقتیں حائل ہوں لیکن مہاجرین کی مدد ہر حال میں ضروری ہے۔

جس وقت نہر سویز کے برطانوی فوجی حکام کے توسط سے حکومت برطانیہ کو ان مہاجرین کے مصائب کی اطلاع ہوئی۔ برطانیہ نے ایک لاکھ پونڈ کی رقم بھیجی جس سے خیمے دریاں اور کمبل خریدے گئے۔ تیس ہزار کمبل خود عربوں نے دئیے اور تقریباً ایک لاکھ اسی ہزار کمبل عراق پٹرولیم کمپنی کی طرف سے آرہے ہیں جس میں برطانیہ کا حصہ بھی ہے۔

بچوں کے بین الاقوامی ہنگامی فنڈ سے عرب مہاجرین کو چار لاکھ گیارہ ہزار ڈالر پہلے مل چکے تھے۔ برطانیہ کے وفد نے اس ادارے کو ساٹھ لاکھ ڈالر کی مزید رقم دینے پر آمادہ کیا۔ جب تک مختلف ملکوں سے ان کا چندہ موصول نہیں ہوتا۔ مجلس اقوام کے سیکرٹری نے پچاس لاکھ ڈالر کی رقم روانہ کر دی ہے۔ جب چندہ آجائیگا تو یہ رقم اس میں سے وضع کر لی جائے گی۔

اینگلو امریکن تیل کمپنی نے پچاس ہزار پونڈ دئیے۔ لبنان میں بیس ہزار پونڈ چندہ جمع ہوا۔ اور ساری دنیا کے عرب میں مختلف افراد اپنی اپنی حیثیت کے مطابق چندہ دے رہے ہیں۔

دنیا کی ہر قوم اور ہر مذہب کے لوگوں نے مدد دی ہے لیکن ضرورت کے مقابلے پر یہ کچھ بھی نہیں۔ مجلس اقوام نے مختلف ملکوں سے دو کروڑ پچانوے لاکھ ڈالر رقم مانگی ہے۔ عوام کے تعاون سے ہی حکومتیں ان مطالبات کو پورا کر سکتی ہیں۔

(ب۔ ل۔ س)

حکومت اسرائیل اشتراکی آقاؤں کی طرف رجوع کر رہی ہے۔ روسی نمائندے کی شرٹاک سے ملاقات

امریکہ کی خاموشی پر برطانیہ کی تشویش ـــ ڈاؤننگ اسٹریٹ کے اہم مذاکرات

لنڈن ۱۱ جنوری مشرق وسطیٰ میں مبہ قانونی فوجوں کی وسیع نقل و حرکت کے بعد روس کی قائم کردہ "اسرائیلی حکومت" روسی آقاؤں کی طرف رجوع کر رہی ہے اور ان سے امداد طلب کر رہی ہے۔ سب سے زیادہ دلچسپ خبر اسرائیل کے روسی سفیر کی اسرائیل کے وزیر خارجہ موسیو شرٹاک سے ملاقات ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس ملاقات کے دوران میں سفیر نے خراب حالات کے پیش نظر یہودیوں کو مزید روسی امداد کی پیشکش کی ہے۔ وس کے بعد یوگوسلاویہ کے قونصل سے ملاقات کی گئی۔ اگرچہ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کیا گفت و شنید ہوئی۔ لیکن وی آنا کی ایک اطلاع میں کہا گیا ہے کہ البانیہ کی ایک بندرگاہ پر حال ہی میں روسی ہتھیاروں اور رسد کا ایک ذخیرہ پہنچ گیا ہے

اور یہ قافلہ غالباً وہاں سے یہودی فلسطین جائے گا۔

یہ امر انتہائی حیرت انگیز ہے کہ روسی مشرق وسطیٰ میں اپنے قدم مضبوطی کے ساتھ جمانے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن امریکہ ابھی تک خاموش ہے اور اس بات پر غور کر رہا ہے کہ اگر وہ کوئی قدم اٹھائے تو کس طور پر اٹھائے۔ ابھی تک امریکہ کے اقدام کی صرف ایک نشانی ملی ہے وہ یہ ہے۔ صدر ٹرومین نے ذاتی طور پر تل ابیب میں مقیم امریکی قونصل سے ٹیلیفون پر گفتگو کی ہے۔ اور ان پر یہ زور دیا ہے کہ وہ یہودیوں کو آگاہ کر دیں کہ وہ حالات کا تھوڑی دیر کے لئے اطمینان کے ساتھ اندازہ لگائیں۔ اور مزید حالات کو خراب کرنے کے قدم نہ اٹھائیں

تاہم مسٹر ٹرومین کے الفاظ کا برطانیہ پر کوئی اثر نہ ہوگا۔ اور برطانیہ تمام مشرق وسطیٰ میں دفاع کے متعلق وسیع پیمانے پر حفاظتی تدابیر اختیار کر رہا ہے۔ برطانیہ کے نئے ۰۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرنے والے لڑاکا جہازوں کا ایک اسکواڈرن عنقریب مشرق وسطیٰ روانہ ہو جائے گا۔ ایک اطلاع میں کہا گیا ہے

کہ یہ ہوائی جہاز اسرائیل کی تمام ہوائی طاقت پر قابو پا سکتے ہیں۔ اگر ضرورت پڑی تو ان کو تباہ بھی کر سکتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ برطانیہ کے بحری اڈے پر بھی سرگرمی ہے۔ اور مالٹا میں تمام بحری سپاہیوں کی رخصت منسوخ کر دی گئی ہے طیارہ بردار جہازوں، کروزروں اور تباہ کن جہازوں کو تیار رہنے کے احکام دیئے جا چکے ہیں۔ اور شاہی سمندری کمانڈروں کے بریگیڈ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ فوری احکام کے ماتحت روانہ ہونے کے لئے تیار رہیں۔

اس دوران میں آج مسٹر اٹیلے کے مکان نمبر ۱۰ ڈاؤننگ اسٹریٹ میں اعلیٰ فوجی حکام کی میٹنگ ہو رہی ہے تاکہ اس بات پر غور کیا جا سکے کہ برطانوی ہوابازوں کی ہلاکت اور برطانوی طیاروں کی تباہی کے متعلق کس قسم کا فوجی اقدام کیا جائے۔

اس میٹنگ سے قبل مسٹر بیون نے مسٹر اٹیلی سے ملاقات کی تاکہ تازہ ترین حالات کے متعلق گفتگو کی جائے۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی حکومت ابھی تک مصری سرحد میں یہودی پیشقدمی کو خطرناک خیال کرتی ہے۔ آج تمام برطانوی اخبارات نے یہودی کارروائی کی مذمت کی۔ اخبار یارک شائر پوسٹ کا تبصرہ بہت ہی معنی خیز ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے امریکہ کی حکومت کو چاہئے کہ وہ فیصلہ کرنے کے لئے اپنے طاقتور اثر کو فوری طور پر استعمال کرے (استار)

سیاروں کے درمیان پرواز

لنڈن ۱۱ جنوری۔ برطانیہ کی بین السیارہ سوسائٹی کے ایک ممبر نے کائنات کے خلا میں سفر کرنے والا ایک راکٹ جہاز تیار کیا ہے۔ یہ جہاز ایک آدمی کو سینکڑوں میل کی بلندی پر لیجا اور واپس لا سکے گا۔

سپلائی کی وزارت کے ایک راکٹ ریسرچ کے اسٹیشن پر ملازم مسٹر آر اے اسمتھ نے جرمنی کے وی ۲ جہاز میں ایک ترمیم کی ہے۔ وی ۲ میں جس جگہ مادہ آتشگیر بھرا ہوا ہوتا تھا۔ وہاں اب اس جہاز کا چلانے والا بیٹھا کرے گا۔ اس کی نشست بالکل اسی قسم کی ایک کرسی ہوگی۔ اور وہ اس قسم کا لباس پہنے ہوگا۔ جو تیز رفتار ہوائی جہازوں کے ہواباز پہنتے ہیں۔

یہ راکٹ ۲۰۰ میل کی بلندی پر چند منٹ کے اندر پہنچ جائے گا۔ اور پھر زمین پر گرے گا۔ اور جس کمرے میں ہواباز کی نشست ہوگی وہ گرتے گرتے وقت الگ ہو جائے گا۔ اور وہ ایک چھاتہ کی مدد سے زمین تک آہستہ آہستہ اُترے گا۔

اس پورے سفر کے دوران میں ہواباز کا ریڈیو کے ذریعہ زمین سے رابطہ قائم رہے گا۔ اور وہ وہاں سے اہم اطلاعات بھیج سکے گا۔ سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ آیا ہواباز اپنی خاص وردی کے باوجود زبردست رفتار کو برداشت کر سکیگا یا نہیں۔

مسٹر اسمتھ کا خیال ہے۔ کہ اس قسم کی ایک کامیاب پرواز سیاروں کے درمیان پرواز کے سلسلہ میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت حاصل کر لے گی۔ (استار)

اقوام متحدہ کے خوراک کمیشن کے افسر اعلیٰ

قاہرہ ۱۱ جنوری۔ امریکہ میں مقیم مصری سفیر کامل عبد الرحیم بے نے مصر کے وزیر خارجہ کو اطلاع دی ہے کہ اقوام متحدہ کی خوراک کی انجمن کے ڈائریکٹر جنرل فروری کے اوائل میں مصر آنیکا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ غالباً ایک ہفتہ قاہرہ میں قیام کریں گے تاکہ غلاں کی پیداوار اور رسد کے نگران حکام سے ذاتی طور پر رابطہ قائم کریں۔ مصری حکومت کا خیال ہے کہ ان کی آمد سے مشرق وسطیٰ میں اناج کی قلت کو دور کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ (استار)

اجلاس جناب شیخ عبد اللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

فضل حسین ولد غلام حسین پسران ؟ ... ارخان و محمد امیر پسران غلام قادر و عالم علی ولد لال خان سکنائے شیخ پور تحصیل و ضلع گجرات بنام ذوالفقار اللہ ولد حمید و علی جک نمبر ۲۳ ضلع سرگودھا و عطاء اللہ ولد حمید و علی آڑھتی منڈی بہاؤ الدین تحصیل پھالیہ

دعویٰ فک الرہن ۱۶/۲ کنال اراضی واقعہ شیخ پور تحصیل گجرات

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعا علیہم ... کی نسبت حاضری عدالت ... سے ... بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر وہ ... ۲۹ ... کو ... حاضر ہو کر پیروی نہ کریں ... عدم حاضری کارروائی منابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

عراق میں نیا پناہ گزین کیمپ

دمشق ۱۱ جنوری۔ عراق نے حکومت شام کو مطلع کیا ہے کہ فلسطین کے ۳۰۰ پناہ گزینوں کو ایک نئے کیمپ میں رکھا جائے گا جو موصل میں کھولا گیا ہے۔ پناہ گزینوں کی بین الاقوامی انجمن کی جانب سے جو کمبل، خشک مچھلی اور کھانا پکانے کا مکھن موصول ہوا ہے اسے شام میں پناہ گزینوں کے درمیان تقسیم کیا جا رہا ہے۔ ایک پناہ گزین کے حصہ میں ایک ایک کمبل ۲۰۰ گرام مچھلی اور ۳۰۰ گرام مکھن آئے گا۔ (استار)

لبنان کی نئی نشرگاہ

بیروت ۱۱ جنوری۔ وزارت داخلہ کے ڈائریکٹر جنرل خارجہ نگاری سے بیان کیا کہ حکومت نے ایک نئے ریڈیو اسٹیشن کی تعمیر کے لئے ایک لاکھ پونڈ قرض لیا ہے۔ (استار)

عراق کے انتخابی قانون میں ترمیم

بغداد ۱۱ جنوری۔ حکومت عراق نے موجودہ انتخابی قانون میں ترمیم کرنے کے سلسلے میں مزید کارروائی کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر اعظم ... سوال پر غور کرینگے۔ کابینہ نے مسٹر ... جنرل ... کی سرکردگی میں ایک قانونی کمیٹی کی تشکیل کی منظوری دیدی ہے۔ (استار)

بغیر سلاخوں کا پنجرہ

انشورپ ۱۱ر جنوری۔ یہاں کے حیواناتی عجائب گھر میں تجربہ کے طور پر ٹراپیکل علاقہ کے ۳۰ پرندوں کو بغیر سلاخوں کے پنجرہ میں رکھا جاتا ہے اور کسی طرح نظر آنے والی رکاوٹ کے بغیر خطرناک سانپوں کو نمائش کے لئے کھلا چھوڑ دیا گیا ہے۔

اس طریقہ کار از گرمی اور روشنی کے انوکھے استعمال پر منحصر ہے۔ تاریکی کی ایک چوتھی دیوار پرندوں کو اپنے روشن اور منور پنجروں کو چھوڑنے سے محفوظ رکھتی ہے۔ یہ سب پرندے دن میں جاگنے والے پرندے ہیں۔ اور تاریکی میں ان کی نگاہ اچھی طرح کام نہیں کرتی۔ وہ ان تماشبینوں کو نہیں دیکھ سکتے۔ جو انہیں دیکھنے کے لئے وہاں جمع ہوتے ہیں۔ ان پنجروں کی پشت گول ہوتی ہے۔ اور اس سے انہیں لامحدود تاریکی کا خیال آتا ہے بیرونی تاریکی کی خوش فہمی کو اور بڑھانے کے لئے پنجروں کے ڈھانچوں کو سیاہ رنگ دیا گیا ہے

یہ تجربہ گذشتہ سال شروع ہوا تھا۔ اس وقت سے اب تک صرف ایک چڑیا اس "جال" میں نہیں پھنسی۔ یہ چڑیا ہمالیہ سے لائی گئی ہے سانپوں کے لئے گرم "جزیرے" بنائے گئے ہیں۔ جن کے گرد منجمد درجہ حرارت کے علاقے ہیں۔ اور گرمی پسند سانپ ان علاقوں کو پار کرنے کی کوئی خواہش نہیں رکھتے۔ اور تماشبین ان سے چند فٹ کے فاصلہ پر بغیر خوف کھائے کھڑے ہو سکتے ہیں۔ (اسٹار)

چین کے وزیر خارجہ کی چار بڑی طاقتوں کے سفیروں سے ملاقات

نانکنگ ۱۱ر جنوری۔ چین کے اشتراکیوں نے تمام محاذوں پر حملہ شروع کر دیا ہے قوم پرست چین کے وزیر خارجہ نے چار بڑی طاقتوں یعنی روس برطانیہ امریکہ اور فرانس کے سفیروں سے ملاقات کی۔ انہی ملاقات کی بنا پر تمام ملک میں امن کی گفتگو کے متعلق نئی افواہیں پھیل گئی ہیں۔ اگرچہ ان ملاقاتوں کے وجوہ پر سرکاری حلقوں میں خاموشی اختیار کی گئی ہے۔ لیکن معتبر حلقوں کا کہنا ہے کہ سفیروں سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی اپنی حکومتوں سے یہ دریافت کریں کہ وہ کس حد تک چین میں امن قائم کرنے میں امداد کر سکتی ہیں۔

ان حلقوں کا کہنا ہے کہ یہ تجویز ہے کہ امریکہ اور روس امن کے مذاکرات میں حصہ لیں اور اگر ضرورت پڑے تو برطانیہ اور فرانس بھی ان کی امداد کریں۔

جدید اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ اشتراکیوں کے فوجی دستے نانکنگ سے ۸۰ میل دور دریائے ینگسی پر پہنچ گئے ہیں دریائے ینگسی کو عبور کرنے کے لئے حملے کے پیش نظر چین کی بحری فوج کو جمع کر لیا گیا ہے۔ (اسٹار)

"پاکستان کے اثر کو کم نہیں سمجھنا چاہیئے۔" ٹائمز کا بیان

لندن ۱۱ر جنوری۔ "دی ٹائمز" کے نامہ نگار خصوصی مقیم پاکستان لکھتا ہے۔ "پاکستان کے اثر کو کسی طرح کم نہیں سمجھنا چاہیئے۔ اگرچہ ہندوستان کے مقابلے میں اُس کی طاقت کم ہے لیکن پاکستان بہت سی باتوں میں اعلیٰ درجہ رکھتا ہے۔ اور تمام پاکستان کی ایک آواز ہے حب الوطنی کے جذبے میں اتحاد کی جڑیں مضبوط ہیں۔ اور اس کا اظہار اندرونی سیاست میں ہو رہا ہے لوگوں میں ایثار کا جذبہ موجود ہے۔ اور ہر شخص قومی مفاد کے لئے اپنا سر خم کرنے کیلئے تیار ہے۔ جس طرح قوم نے قائد اعظم کی موت کے صدمے کو برداشت کیا۔ اس سے ان تمام باتوں کا ثبوت ملتا ہے"۔ —— آگے چل کر اسی نامہ نگار نے کہا کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ پاکستان جو دولت مشترکہ کی ممبری سے مفاد کو سمجھتا ہے وہ دولت مشترکہ کی خامیوں اور اسکی حدود سے آنکھیں بند کئے ہوئے ہے "اس کے برعکس پاکستان دولت مشترکہ کے بہت سے پہلوؤں پر معترض ہے خاص طور پر ایک ایسے ادارہ کی عدم موجودگی پر جو مشترکہ طور پر باہمی تنازعات کو طے کر سکے۔ اس ادارے کی عدم موجودگی کا یہ اثر ہوتا ہے کہ ممبران کو اپنے جھگڑے اور باہمی اختلاف دنیاوی عدالت کے سامنے پیش کرنے پڑتے ہیں۔ اور وہاں جاکر ان پر بڑی بڑی طاقتوں کی پالیسی کا دباؤ پڑتا ہے۔" "اس کے علاوہ پاکستان بہت شدت کے ساتھ نسلی امتیاز کا اسی طرح مخالف ہے۔ جس طرح کہ ایشیا کے دوسرے دو ممبرات ہندوستان اور لنکا ہیں۔" "پاکستان کا خیال ہے کہ جنوبی افریقہ کی نسلی پالیسی دولت مشترکہ کے برادرانہ اور برابری کے اصول کیلئے خطرہ ہے۔ اور اس کے خلاف ہر قسم کے اقدام کرنے کے لئے تیار ہے۔" "ہندوستان کی اقلیتوں کے ساتھ برتاؤ اور حیدرآباد کے مسئلے کے متعلق اسے کافی تشویش ہے۔ (اسٹار)

بیروت میں مظاہرہ

بیروت ۱۱ر جنوری۔ حال ہی میں بیروت میں بہت وسیع پیمانے پر مظاہرہ ہوا۔ اس مظاہرے میں شاہ فاروق اور مصری فوجوں کے حق میں نعرے لگائے گئے۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ تمام عرب ملکوں کو یہودیوں کے خلاف جنگ کرنے میں مصری فوجوں کیساتھ شامل ہو جانا چاہیئے (اسٹار)

سفیر کو واپس بلائے جانیکی تردید

بیروت ۱۱ر جنوری۔ بعض حلقوں میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ شرق اردن میں مقیم لبنانی سفیر امیر خالد شہاب کو بیروت واپس بلائے جانے کی گفتگو ہو رہی ہے۔ لبنان کی وزارت خارجہ نے اس خبر کی تردید کر دی ہے (اسٹار)

عمان میں ۱۶ر نومبر کی قرارداد پر غور کیا جا رہا ہے

شرق اردن کے اپنے مفاد کی روشنی میں فیصلہ کیا جائے گا

عمان ۱۱ر جنوری۔ شرق اردن کی حکومت آج کل سلامتی کونسل کی ۱۶ نومبر کی قرارداد کے متعلق غور کر رہی ہے۔ جس میں کہا گیا تھا کہ یہودیوں اور عرب ریاستوں کے درمیان مذاکرات جاری کئے جائیں۔ شرق اردن کی حکومت اپنے مفاد اور اپنے حالات کے مطابق اس قرارداد پر فیصلہ کرے گی۔ یہ اعلان کل شرق اردن کی حکومت کے ایک ترجمان نے ایک پریس کانفرنس میں کیا

ترجمان سے سوال کیا گیا کہ چونکہ مصر نے یہودیوں کے ساتھ بلا واسطہ گفت و شنید کرنے کو قبول کر لیا ہے۔ کیا شرق اردن بھی یہودیوں کے ساتھ بلا واسطہ مذاکرات شروع کرے گا۔ تو انہوں نے جواب دیا مصری حکومت کے فیصلے کا اطلاق فلسطین کے ایک حصے پر ہوتا ہے اور اس کا تعلق صرف مصر سے ہے کیونکہ فیصلے کا تعلق سلامتی کونسل کی ۴ر نومبر ۱۶ نومبر اور ۲۹ دسمبر کی قراردادوں سے ہے۔

شرق اردن کی حکومت کا تعلق صرف ۱۶ نومبر کی قرارداد سے ہے اور اس میں کہا گیا ہے۔ کہ بلا واسطہ مذاکرات شروع کئے جائیں اور اس کے متعلق حکومت اپنے حالات اور اپنے مفاد کے مطابق فیصلہ کرے گی۔

عقبہ میں برطانوی فوجوں کی آمد کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ترجمان نے کہا ۱۹۴۸ء میں شرق اردن اور برطانیہ کے درمیان جو باہمی اعانت کا معاہدہ ہوا تھا اس میں یہ شرط موجود ہے کہ اگر اسکو خطرہ ہو اور جارحانہ کارروائی یقینی ہو تو فریقین میں سے ہر ایک کو اختیار ہے کہ وہ دوسرے ملک سے اپنے ملک میں فوجیں روانہ کرنے کی درخواست کرے۔

حفاظت کے طور پر شرق اردن کی حکومت نے یہ ضروری خیال کیا کہ اس شرط پر عملدرآمد کیا جائے اور برطانیہ نے اس درخواست کے جواب میں ان شرائط پر عمل کرنے کو قبول کر لیا ہے (اسٹار)

مسٹر منڈل بلوچستان کی لیبر میٹنگ کی صدارت کریں گے

کوئٹہ ۱۱ر جنوری۔ مسٹر جوگندر ناتھ منڈل پاکستان کے وزیر لیبر نے بلوچستان لیبر فیڈریشن کے دوسرے سالانہ اجلاس کی صدارت کو قبول کر لیا ہے۔ یہ اجلاس سی بی میں ۲۵ر فروری کو منعقد ہوگا۔ یہ اطلاع لیبر فیڈریشن کے دفتر سے ملی ہے (اسٹار)

۳½ کروڑ پونڈ کے ہیروں کی فروخت

لندن ۱۱ر جنوری۔ گذشتہ سال جتنے ہیرے فروخت ہوئے ہیں۔ ماہرین کے اندازوں کے مطابق ان کی قیمت ۳½ کروڑ پونڈ اور ۳ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ کے درمیان ہوگی۔ جو ایک ریکارڈ ہے۔ اس سے پیشتر سب سے زیادہ ہیروں کی فروخت ۱۹۳۷ء میں تقریباً ۳ کروڑ پونڈ کی ہوئی تھی۔ گذشتہ ستمبر کے اختتام تک ۲۱ کروڑ ۲ لاکھ پونڈ کے ہیرے فروخت ہو چکے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ نے صنعتی مقاصد کیلئے بہت بڑی تعداد میں جواہرات کی خریداری کی ہے لیکن ہیروں کی یہ خرید و فروخت سال کی آخری چوتھائی میں بہت ہلکی پڑ گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت جواہرات کے تاجروں کے پاس اسٹاک نہیں ہیں۔ اور اس وقت سپلائی سے زیادہ مانگ میں اضافہ ہو گیا ہے۔ (اسٹار)

اقوام متحدہ کے گانے

لندن ۱۱ر جنوری۔ امریکہ میں اقوام متحدہ کے گانے مقبول ہو رہے ہیں۔ بعض گانوں کا عنوان یہ ہے "میں دوستی کی دنیا میں رہنے کی خواہش کرتا ہوں" اقوام متحدہ کے چارٹر کا گانا "ہم ایک خوشحال دنیا بنا رہے ہیں" (اسٹار)

—— لاہور ۱۱ر جنوری ڈائرکٹر محکمہ زراعت مغربی پنجاب نے زمینداروں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ٹماٹر۔ آلو اور گنے کی فصلوں کو پانی دیدیں تاکہ ان دنوں جو سردی پڑ رہی ہے۔ اس کا ان فصلوں پر کم اثر ہو۔ اور یہ خراب ہونے پائیں۔

ارجنٹائنا بھی برطانوی طیارے خرید رہا ہے

لندن ۱۱ر جنوری۔ ارجنٹائنا کی حکومت نے ۱۰ لاکھ پونڈ مالیت کے تربیتی طیارے برطانیہ سے خریدے ہیں۔ ان طیاروں کو ارجنٹائنا کی فضائیہ میں ابتدائی تربیت کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

ایک انجن اور تین نشستوں والے پرنٹس جہاز لائی سنس کے تحت ارجنٹائنا میں بھی اسی طرح تیار کئے جائیں گے۔ جس طرح بنگلور میں ہندوستان ایئر کرافٹ کی کمپنی تیار کر رہی ہے۔ اس دوران میں ہندوستانی فضائیہ کی فوری تربیتی ضروریات پوری کرنے کے لئے انگلستان سے کچھ پرنٹس جہاز روانہ کئے جا رہے ہیں (اسٹار)

پیگو کی لڑائی میں ۲۷ باغی مارے گئے

رنگون ۱۱ر جنوری ایک سرکاری خبر میں بتایا گیا ہے کہ پیگو کے ضلع میں باغیوں نے ۴۲ مکانوں میں آگ لگائی اور حکومت کی فوجوں نے ۲۷ باغیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور کئی گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی۔

پیاکور کے ضلع میں حکومت کی فوجوں نے باغیوں کے ۹ کیمپوں کو تباہ کر دیا۔ مینڈوں کے مقام پر قبائلیوں اور سفید پٹی والے رضاکاروں میں شدید جھڑپ ہوئی قبائلیوں نے رضاکاروں کو نیست و نابود کر دیا اور ایک دیہات پر قبضہ کر لیا (اسٹار)